12720-اگر کپڑے کو گندگی اور نجاست لگ جائے تو کیا کیا جائے

سوال

اگر انڈرویئر کو عام پیشاب کرتے وقت یا جلدی میں پیشاب کا کوئی قطرہ لگ جائے تو کیا حکم ہوگا ؟

1–کیا اپنے آپ کو پاک کرنے کے لیے اس سے غسل کرنا لازم ہے ؟

2–کیا مسلمان کو پورا انڈرویئر دھونا چاہیے، یا کہ اسے تبدیل کرنا ہوگا (جب بھی پیشاب لگے) یا پھر صرف پیشاب والی جگہ دھونی کافی ہے ؟

3–اور وہ مسلمان شخص (جس کے انڈرویئر کو پیشاب کے قطرے لگے ہوں) وہ نماز کس طرح ادا کرے، اور اگر اس نے اسی حالت میں نماز ادا کرلی تو کیا اس کی نماز قبول ہوگی ؟

4–اور اگر کسی مسلمان شخص کو یہ شک ہو کہ اس نے پیشاب لگنے والی جگہ دھوئی ہے یا نہیں تو اس کا حکم کیا ہوگا، اور کیا یہ طہارت اور نماز پر اثرانداز ہوتا ہے ؟

5–اگر کسی (پیشاب والی جگہ کو دھونے کے شک والے) نے نماز ادا کرلی تو کیا وہ نماز لوٹائے گا، اور کیا اسی حالت میں اس کے لیے قرآن مجید کی تلاوت کرنا اور اسے چھونا جائز ہے ؟

6–اس حالت میں کونسے امور سر انجام دینا حرام ہیں ؟

آپ سے گزارش ہے کہ واضح فتوی سے نواز کر میرا شک زائل کریں.

پسندیدہ جواب

اول :

مسلمان شخص کو نجاست سے اجتناب کرنا چاہیے، اور یہ کوشش کرنی چاہیے کہ وہ جس قدر بھی اس سے بچ سکتا ہے بچے.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمانے لگے :

"ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے، اور انہیں کوئی بڑی چیز میں عذاب نہیں ہو رہا، ان میں سے ایک تو پیشاب سے احتراز نہیں کرتا تھا، اور دوسرا غیبت و چغلی کرتا تھا"

اور ایک روایت میں ہے :

"اور دوسرا پیشاب سے تنزہ اختیار نہیں کرتا تھا"

صحیح مسلم کتاب الطہارۃ حدیث نمبر (439).

اور تنزہ کا معنی یہ ہے کہ وہ اس سے اجتناب اور احتراز نہیں کرتا تھا اسی لیے اس شرط کے ساتھ پیشاب کھڑے ہو کر کرنا جائز ہے جب پیشاب کے چھینٹے اڑ کر اس کے جسم اور لباس پر پڑتے ہوں.

آپ سوال نمبر (9790) کا جواب ضرور دیکھیں.

دوم :

سوال میں بیان کردہ نقاط کے جوابات :

1–انسان کے لباس کو نجاست لگنے سے غسل واجب نہیں ہوتا، کیونکہ نجاست نہ تو نواقض وضوء میں شامل ہوتی ہے اور نہ ہی نواقض غسل میں، بلکہ حدث اکبر یعنی جنابت کی شکل میں غسل واجب ہوتا ہے، اور حدث اصغر یعنی پیشاب پاخانہ وغیرہ کی بنا پر وضوء کرنا واجب ہے، اس لیے اگر انسان طاہر اور پاک ہو اور اس کے لباس کو نجاست لگ جائے تو وہ اس سے مُحْدِث نہیں ہوگا یعنی وہ بے وضوء نہیں ہو جائیگا بلکہ اس حالت میں اس پر یہ نجاست زائل کرنا واجب ہوگی.

اور پھر بندہ تو اپنے لباس سے نجاست دور کرنے کا مامور بھی ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور اپنے کپڑے پاک صاف کرو}.المدثر(4).

اور اس لیے بھی کہ حیض کا خون کپڑے کو لگنے کی صورت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اسے کھرچ لو اور پھر پانی کے ساتھ مل کر اس پر پانی بہا دو اور پھر اس میں نماز ادا کر لو"

صحیح بخاری کتاب الحیض حدیث نمبر (297).

اور اور اگر جسے نجاست لگی ہے اسے نچوڑنا ممکن ہو تو اسے نچوڑنا ضروری ہے.

2–نجاست دھو کر زائل کی جائیگی حتی کہ نجاست کا اثر ختم ہو جائے، اس لیے اگر کسی کپڑے کو نجاست لگ جائے تو نجاست والی جگہ ہی دھونی واجب ہے، باقی جگہ دھونی لازم نہیں، اور اسی طرح اس کے لیے اپنے کپڑے بدلنا بھی واجب نہیں، اور اگر وہ اس کے بدلے دوسرا لباس پہننا چاہے تو ایسا کر سکتا ہے.

3–رہا نجاست لگی کپڑے میں نماز کی ادائیگی کا مسئلہ تو اس کے متعلق گزارش ہے کہ: یہ ضرور معلوم ہونا چاہیے کہ نماز صحیح ہونے کی شروط میں طہارت و پاکیزگی شرط ہے، اس لیے اگر نجاست سے پاکی اختیار نہ کی جائے تو نماز باطل ہوگی.

کیونکہ اس نے گندگی سمیت نماز ادا کی ہے، اور اگر وہ گندگی لگے ہوئے کپڑے سمیت نماز ادا کرتا ہے تو اس نے اس طرح نماز ادا نہیں کی جس طرح اللہ تعالی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے ہیں، اور نہ ہی اس نے اس طرح نماز ادا کی ہے جس طرح اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہے، اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ :

"جس نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ عمل مردود ہے"

کپڑے کو نجاست لگ جانے کی صورت میں کئی ایک حالتیں ہیں :

1–جب انسان کو کپڑے میں کسی معین جگہ نجاست لگنے کا یقین ہو تو اس کے لیے نجاست لگی جگہ دھونا واجب ہے.

2–یہ کہ کسی معین جگہ پر نجاست لگنے کا غالب گمان ہو.

3–کپڑے میں کسی جگہ نجسات لگنے کا انسان کو احتمال ہو تو دوسری اور تیسری حالت میں انسان کو تلاش کرنا ہوگا جہاں غالب گمان ہو کہ نجاست اس جگہ لگی ہے وہاں سے دھو لے"

دیکھیں : الشرح الممتع تالیف ابن عثیمین (221/2).

قلیل سی نجاست کا حکم :

بعض اہل علم کہتے ہیں کہ : تھوڑی سی مطلقا نجاست بھی معاف نہیں.

اور بعض کہتے ہیں کہ : ہر قسم کی تھوڑی سی نجاست معاف ہے، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک یہی ہے اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یہ اختیار کیا ہے کہ : خاص کر جس میں لوگ بہت زیادہ مبتلا ہوں اور اس کا خیال رکھنا مشکل ہو تو اس سے طہارت حاصل ہے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اور اللہ تعالی نے تم پر تمہارے دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی}.الحج (78).

صحیح وہی ہے جس کی طرف ابو حنیفہ اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ گئے ہیں، مشقت کی بنا پر مسلسل پیشاب میں مبتلا شخص کے لیے تھوڑی سی نجاست معاف ہے، اگر وہ اس سے حسب استطاعت وقدرت اجتناب کرنے کی کوشش کرے تو پھر.

دیکھیں : الشرح الممتع تالیف ابن عثیمین (382/1).

رہا یہ مسئلہ کہ اس قلیل اور تھوڑی سی نجاست کی حد کیا ہے تو اس میں متعبر وہ ہوگا جسے لوگ قلیل اور تھوڑی سی شمار کرتے ہوں، اور جسے لوگ زیادہ اور کثیر شمار کریں وہ زیادہ ہوگی.

اس بنا پر یہ کہا جائیگا کہ : اصل یہ ہے کہ جب انسان کے کپڑے کو پیشاب کا قطرہ لگ جائے تو وہ اس جگہ کو ہی دھولے حتی کہ اس کے گمان میں نجاست زائل ہونا غالب ہوجائے، اور جو باقی ہے اور دھویا نہیں گیا وہ تھوڑی اور قلیل میں شامل ہوگا جو کہ معاف ہے. واللہ اعلم.

لیکن اگر نجاست لگنے سے جاہل ہو تو اس کے متعلق شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا :

"اگر اسے نجاست لگنے کا علم نہ ہو اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد نجاست لگنے کا علم ہو تو اس کی نماز صحیح ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جبریل امین علیہ السلام نے نماز میں بتایا کہ ان کی جوتے میں نجاست لگی ہوئی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے اتار دیے اور نماز کا جو حصہ ادا ہو چکا وہ دوبارہ ادا نہ کی اور اسی طرح اگر اسے نماز سے قبل نجاست کا علم تو ہوجائے لیکن وہ بھول جائے اور نماز ادا کرلی اور نماز کے بعد یاد آیا تو اس کی نماز صحیح ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اے ہمارے رب اگر ہم سے بھول چوک ہوجائے یا ہم غلطی کرلیں تو ہمارا مؤاخذہ نہ کرنا}.. . .

لیکن اگر دوران نماز کپڑے میں نجاست لگنے کا شک ہو تو اس کے لیے نماز چھوڑ کر جانا جائز نہیں چاہے امام ہو یا مقتدی یا اکیلا بلکہ وہ نماز مکمل کرے.

دیکھیں : فتاوی الشیخ ابن باز (12/396-397).

4- نجاست زائل کرنے میں شک کا مسئلہ :

جب کپڑے کو نجاست لگی ہو تو یہ اصل ہے اور اس اصل میں یقین ہونا چاہیے حتی کہ نجاست زائل ہوجائے، اور نجاست زائل ہونے سے ہی زائل ہوگی، اور اگر اسے شک ہو کہ نجاست زائل ہوئی ہے یا نہیں تو اسے یقین پر بنا کرنی چاہیے وہ یہ ہے کہ نجاست زائل نہیں ہوئی، اور اسی طرح اس کے بر عکس، اگر اسے یہ یقین ہوجائے کہ کپڑا طاہر ہے اور پھر اسے شک ہو جائے کہ آیا کپڑے کو نجاست لگی ہے یا نہیں تو کہا جائیگا کہ : اصل طہارت ہی ہے کیونکہ یہ چیز یقینی ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

انسان کو اپنے لباس میں اصل یہی ہے کہ وہ طاہر ہیں جب تک اس کے لباس یا بدن میں نجاست لگنے کا یقین نہ ہو جائے ، اس کی دلیل یہ ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب شکایت کی کہ وہ اپنی نماز میں کچھ (یعنی ہوا خارج ہونا) محسوس کرتا ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"وہ اس وقت تک نماز نہ توڑے جب تک وہ آواز نہ سن لے یا پھر بدبو نہ پالے "

اس لیے اگر کسی شخص کو اس کا یقین نہ ہو تو اصل میں طہارت ہی ہے ، اور بعض اوقات کپڑوں کو نجاست لگنے کا ظن غالب ہوتا ہے لیکن جب تک اسے یقین نہ ہو وہ اپنی طہارت پر قائم ہے .

دیکھیں : فتاوی ابن عثیمین (107/11).

5–اگر لباس پر نجاست لگی ہو تو اس حالت میں صرف نماز ادا کرنا جائز نہیں ، چاہے اس نے وضوء بھی کیا ہو ، اس کے علاوہ باقی افعال قرآن مجید کی تلاوت وغیرہ سرانجام دے سکتا ہے .

واللہ اعلم .